Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE
www.safareadab.com
عشق کی انتہا
عائشہ شبیر

# عشق کی انتہا

از قلم عائشہ شبیر

All Rights Reserved

**Copyright:** Ayesha Shabbir (Author)

**Published by:** Safar-e-Adab Publications

**Published On:** safareadab.com

---

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

safareadab@gmail.com

---

**Note:** We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab Publications, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

# ضروری بات

عشق کی انتہا کے تمام جملہ حقوق لکھاری " عائشہ شبیر " کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

"کچھ پل کی یادیں اگر یاد آجائے تو وہ پل بھی کسی عزاب کے مترادف ہوتے ہیں کچھ پرانی یادیں اگر یاد نا کی جاے تو انسان بھی سکون میں رہتا ہے مگر کیا یادیں بھول سکتی ہیں؟؟ "نہیں" یادیں کبھی نہیں بھولتی بے شک وہ یاد انسان کا صرف ایک گناہ ہی کیوں نا ہو، یادیں بنی ہی انسان کے لیے،

کبھی پرانی یادیں اور باتیں اگر نئے سرے سے کھلے تو نئے سرے سے دل میں ٹھیس اٹھتی ہیں ان باتوں اور یادوں کا ازالہ کبھی پورا نہیں ہوتا"

جائے وقوع:

ایمن بیٹا بھاگو نہیں چوٹ لگ جائے گی ہمنا بیگم جو کب سے ایمن کے بال بنانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ ایمن ہی کیا جو آسانی سے ان کے ہاتھ لگ جائے

نہیں مما جان میں اپنے حارث سائیں سے بنواؤ گی وہ آپ سے زیادہ اچھے بناتے ہیں میرے بال

ایمن منہ بناتے ہوئے بولی

ایمن حارث کو بھائی بولا کرو وہ آپ سے کتنے سال بڑے ہے ہمنا بیگم ایمن کو ڈپتے ہوئے بولی

ایمن منہ بنا کر وہی مرر کے سامنے سٹول پر بیٹھ گئی

میری پیاری سی گڑیا دیکھو آپ کے بابا آپ کے لیے سنڈریلا فراک لے کر آئے ہیں وہ بھی ایک نہیں بلکہ بہت ساری میری بیٹی پہنے گی نا؟؟ ہمنا بیگم اب آہستہ آہستہ ایمن کے بالوں کو سلجھا رہی تھی ایمن کے بال لمبے ہونے کی وجہ سے وہ اپنی مما یا پھر حارث کے علاؤہ کسی سے بھی اپنے بال نا سلجھایا کرتی

**ایمن رحمان شاہ:**

سیاہ لمبے کالے بالوں والی لڑکی، سنہری آنکھیں، گورا رنگ، گھنی پلکیں جو اس کی آنکھوں کو مزید پرکشش بناتی تھی، لمبا قد، ایک نازک جان لڑکی اپنے شوہر کو پیار سے سائیں بولنے والی اس کی ہجر میں خود کو موت کے منہ تک پہنچانے والی ایمن رحمان اپنے سائیں کی جان تاحیات کے لیے مقصود کر دی گئی

ایمن میری بات بہت اچھے سے سن لیں آپ نے اپنی ڈریس خراب نہیں کرنی ٹھیک ہے اور وہاں جا کر بلکل اچھے بچوں کی طرح رہنا ہے سارہ کے ساتھ کھیلنا ہے اور کہی اِدھر اُدھر بھاگنا نہیں ہے ٹھیک ہے

جی ٹھیک ہے مما ایمن اچھے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلاتی واپس اپنے کھیل میں مگن ہو گئی

وہ اس وقت اپنے گڈے اور گڑیاں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی

مما ایک بات پوچھوں ایمن ہنوز اپنے کام میں مگن سی بولی

جی مما کی جان پوچھے ہمنا بیگم بہت پیار سے بولی

کیا ہم ماموں کے ساتھ نہیں رہ سکتے ؟؟ ان کی حویلی بھی تو ہماری حویلی کی طرح ہے اتنی بڑی ؟؟ ایمن اپنے ہاتھوں کو لمبا کرتے ہوئے بولی

ہمنا بیگم کو اپنی بیٹی پر ٹوٹ کر پیار آیا

نہیں مما کی جان ہم ان سے ملنے تو جاتے ہیں نا آپ کا گھر یہ ہے اور آپ ہر ویکینڈ پر جاتی تو ہے اپنی ممانی سے ملنے نہیں نا مما ان کے ساتھ رہنے میں زیادہ مزہ آئے گا ایمن اپنی بات پر آڑ گئی

نہیں مما کی جان ہم نہیں رہ سکتے ان کے ساتھ ہمنا بیگم نے سمجھانے والے انداز میں کہا

لیکن مما مجھے حارث سائیں کے پاس رہنا ہے

ایمن آنکھوں میں نمی لیے بولی

ایمن کتنی بار کہو آپ سے وہ آپ کے بھائی ہے اور آئندہ میں آپ کے منہ سے یہ لفظ نا سنوں سمجھ گئی آپ؟؟ ایمن سہم گئی تھی وہ تھی ہی کتنی صرف گیارہ سال کی اور اس کے دماغ میں جو کچھ بھرا جائے گا وہ وہی تو کرے گی

اسلام وعلیکم بھابھی کیسی ہے آپ؟؟

اور میری گڑیا کیسی ہے؟؟ سکینہ بیگم ایمن کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے بولی

میں ٹھیک ہوں پیاری ممانی ایمن سکینہ بیگم کو دیکھتے ہوئے بولی

ہائے ممانی صدقے جائے سکینہ بیگم ایمن کے کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے بولی

پورے خاندان میں ایمن کو اس کی ممانی جان ہی تو اچھی لگتی تھی

اسلام وعلیکم ممانی جان کیسی ہے آپ؟؟ زیان آگے ہو کر بولا

وعلیکم السلام میرا بچا کیسے ہو؟؟ سکینہ بیگم زیان کے گلے ملتے ہوئے بولی

میں بلکل ٹھیک ہوں ممانی آپ سنائیں اور ماموں جان کیسے ہے؟؟ وہ بھی بلکل ٹھیک ہے اندر ہی ہے تم لوگوں کا ہی انتظار کر رہے ہے سب مہمان آچکے ہیں آجائے اندر چلے

پرانی ساری باتیں بھول کر آج پھر سے وہ سب ایک تھے مگر کب تک یہ تو وقت ہی جانتا تھا

سکینہ بیگم اپنے ساتھ ہی بچوں اور ہمنا بیگم کو اندر لے گئی

کیسے ہے بھائی آپ ہمنا بیگم اپنے بھائی (جمال) سے ملتے ہوئے بولی

میں ٹھیک ہوں میری گڑیا

بہت بہت مبارک ہو آپ کو ماشاء اللہ سے سارہ اب گیارہ سال کی ہو گئی ہے کدھر ہے نظر نہیں آرہی

ہمنا بیگم نے پورے ہال میں نظر دوڑائی

حویلی کی راہداری کو بہت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا جس میں موجود ایک خوبصورت پول پورے گارڈن ایریا کو چار چاند لگا رہا تھا ہر طرف بلیک گولڈن کلر کے گبارے پھیلے ہوئے تھے اور ڈیکوریشن بھی بلیک اور گولڈن کلر کی تھیم کی رکھی گئی تھی گارڈن کے عین وسعت میں ایک بہت ہی پیارہ سا سٹیج بنایا گیا تھا جس کے بیک گراؤنڈ پر ہیپی برتھڈے سارہ بہت ہی خوبصورت طریقے سے لکھا گیا تھا

میں یہاں ہوں پھوپھو جانی سارہ اپنا بلیک فراک ہاتھوں میں پکڑے ہمنا بیگم کی طرف بڑھی

اووو میری پیاری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہو بلکل سنڈریلا کی طرح

ہمنا بیگم سارہ کے گلابی گالوں کو کھینچتے ہوئے بولی

پھو پھو جانی ایمن کہاں پر ہے ؟؟ سارہ نے معصومیت سے پوچھا

وہ زیان کے ساتھ ہے وہ دیکھو وہ رہی ہمنا بیگم نے سامنے کھڑے زیان کی طرف اشارہ کیا جو کہ اپنے بابا سے باتیں کرنے میں مصروف تھا اور ایمن اپنے بابا کی گود میں تھی

________________________

السلام علیکم پھو پھو ؟؟ حارث حویلی سے باہر آتے ہی سب سے پہلے اپنی پھو پھو سے ملا

وعلیکم السلام میرا بچا کیسا ہے ؟؟ ہمنا بیگم حارث کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی

میں بلکل ٹھیک ہوں زیان کہاں ہے نظر نہیں آرہا؟؟

اب ان بچوں کی پارٹی کو انجوائے صرف وہ اپنے بڈی کے ساتھ ہی کر سکتا تھا

بیٹا وہ اپنے بابا کے ساتھ ہے اچھا ٹھیک ہے آپ لوگ باتیں کرے میں خود ڈھونڈ لیتا ہوں انہیں

حارث کہہ کر وہاں سے نکل گیا

یار زیان اب میں تجھے کہاں ڈھونڈوں ان لڑکیوں میں

سارہ کی سالگرہ تھی تو اس نے اپنی ساری دوستوں کو انوائیٹ کیا تھا

مگر حارث اپنے بہن کی خوشی کے لیے ان لڑکیوں میں بھی رہ سکتا تھا مگر وہ تھی بھی تو اس سے سات سال چھوٹی کہاں اس کی دوستیں اور کہاں وہ

اور وہ خود لڑکیوں میں انکفرٹیبل محسوس کر رہا تھا

اسلام و علیکم پھوپھا جان آپ نے زیان کو دیکھا ہے میں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں اس کو مگر وہ مل ہی نہیں رہا

وعلیکم السلام بیٹا وہ ایمن زد کر رہی تھی کہ اس نے باہر جانا ہے تو یہی پاس ہی گیا ہے

رحمان صاحب نے بتایا

چلیں ٹھیک میں دیکھتا ہوں شکریہ.. کوئی بات نہیں بچے

رحمان صاحب کہہ کر پھر سے مہمانوں کی طرف متوجہ ہو گئے اور حارث باہر کی طرف چلا گیا

افف زیان کے بچے کتنا خوار کروا رہا ہے تو ایک دفعہ مل جا سہی تو مجھے ہڈی پسلی ایک کر دوں گا

حارث غصے میں بڑبڑاتا ہوا باہر کی طرف نکل گیا

-----------------------

زیان یار میں کب سے تمہیں اندر ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں پر ہو حارث الجھے ہوئے انداز میں بولا

کیوں بڈی تجھے کیا ہو گیا آج زیان ایمن کو گود میں اٹھاتے ہوئے بولا

کیا ہونا ہے یار ربور ہو رہا ہوں حارث قدرے عجیب انداز میں بولا

چل پھر آ جا ہم دونوں ہی انجوائے کر لیتے ہے

ٹھیک ہے پہلے تم اس کو اندر چھوڑ کر آؤ وہ تینوں اس وقت حویلی سے باہر کی جگہ پر موجود تھے

**حارث جمال:**

ایک خوبصورت وجاہت کا مالک، لڑکیوں سے دور رہنے والا، اپنی فیملی سے بحد محبت کرنے والا یہ لڑکا کسی کی جان بن گیا

"وہ حارث کا تاج تھی اور حارث اس کا پوش"

گھری سیاہ آنکھوں والا لڑکا، جاذب شخصیت اپنے باپ کا اکلوتا اور لاڈلا بیٹا وقت کے ہجر میں اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا شکار ہونے والا اپنی محبت کو "عشق کی انتہا" پر لے جانے والا

وہ حارث جمال تھا ایک مغرور شہزادہ اپنی شہزادی کا شہزادہ

حویلی کے باہر کا سارا علاقہ گارڈز نے کور کیا ہوا تھا کسی بھی عجنبی کو باہر سے اندر آنے کی اجازت نہیں تھی

گاؤں کے شروعات میں ہی ناقابندی کی گئی تھی

اس پہلے چیک پوسٹنگ بھی رکھی گئی تھی

گاؤں کے اندر بھی ہائی سیکیورٹی کا احتتام تھا

اوکے میں ابھی آیا اور ہاں اب کی بار ناگم ہونا

نہیں ہوتا میرے بھائی

زیان کہتے ہی حویلی کے اندر چلا گیا

حارث بھی زیان کے پیچھے چلا گیا

ماما زیان کی آواز پر ہمنا بیگم اس کی طرف متوجہ ہوئی

کیا ہوا زیان بیٹا؟؟ مما آپ اس کو سنبھالے میں حارث کے ساتھ ہوں زیان ایمن کو گود سے اتارتے ہوئے بولا

لیکن بیٹا حارث تو باہر گیا تھا اور تمہارے بابا نے سختی سے منع کیا ہے باہر جانے سے ہمنا بیگم نے زیان کو اس کے والد کی کہی ہوئی بات یاد دلائی

مماڈونٹ وری میں اور حارث حویلی کے اندر رہی ہے میں اور وہ اس کے کمرے میں ہیں یہاں پر ناتو کوئی ہماری ایج کا ہے اور ناہی کوئی لڑکا جس کے ساتھ ہم بیٹھ کر باتیں کرے تو ہم کمرے میں ہیں آپ کو اگر کوئی کام ہو تو مجھے فون کر دینا زیان کہہ کر حارث کے کمرے کی طرف چلا گیا

وہ ناب گھما کر کمرے میں داخل ہوا تو حارث سامنے بیٹھا گیم سیٹ کر رہا تھا

ہاں بھائی ہو گئی سیٹ گیم ؟؟ زیان اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

ہاں یار رہو گئی حارث زیان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا

وہ دونوں اس وقت بیڈ کے آگے پرے دیوان پر بیٹھے سامنے لگے پی ایس فائیو پر گیم کھیلنے میں مصروف تھے ساتھ ساتھ اپنے کھانے پینے کا انتظام بھی کر کے بیٹھے ہوئے تھے

اوئے وہ تیری محبوبہ کا کیا بنا؟؟ حارث نے آج صبح سکول میں ہونے والی زیان اور اس کی کلاس کی لڑکی کے ساتھ ہونے والی لڑائی کے بارے میں پوچھا

ابے کیا یار سارا موڈ خراب کر دیا وہ دونوں ہنوز گیم کھیل رہے تھے اور ساتھ ساتھ باتوں میں مصروف تھے

حارث اس کے اکتائے ہوئے لہجے پر قہقہہ مار کر ہنسا

اب تو ہنس مت بہت زہر لگ رہا ہے زیان تپے ہوئے انداز میں بولا

اچھا جی جناب کو زہر ہم لگ رہے ہے اور پیارا کوئی اور اس بھائی مزے حارث ایک اور تیلی لگاتے ہوئے بولی

یار حارث کچھ بھی کر اور اس عزاب سے میرا مطلب ہے اس لڑکی سے میری جان چھڑوا وہ چپکو کہی کی کچھ زیادہ ہی فری ہو رہی ہے زیان آج اس کی بدتمیزی یاد کرتے ہوئے بولا

کیسے وہ لڑکی پوری دیدہ دلیری کے ساتھ اس کے سامنے اس آئی لو یو کہہ گئی اور بعد میں پوری کلاس نے مل کر ان دونوں کے بارے میں باتیں بنانا شروع کر دی کیونکہ پوری کلاس ہی زیان کے بچپن کے نکاح کے بارے میں جانتی تھی

زیان چاہتا تھا کہ یہ بات ٹیچر تک نا پہنچ جائے جس کی وجہ سے اس نے اس لڑکی کو بریک ٹائم میں بہت کچھ سنایا اور پھر اس لڑکی نے ہنگامی مچانا شروع کر دیا عین اسی ثناء میں وہاں حارث پہنچ گیا تو زیان کو کچھ حوصلہ ہوا

زیان اور حارث ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے گاؤں میں سکول زیادہ نا تھے مگر جس سکول میں وہ دونوں پڑھ رہے تھے وہاں پر ٹیچر زہائی کوالٹی کے تھے ان سب ٹیچرز کو شہر سے بلایا گیا تھا سکول بھی کافی ماڈرن تھا

وہ دونوں ایک ہی جماعت میں پڑھتے تھے مگر ہم جماعت نا تھے ان دونوں کی کلاسز الگ الگ تھی

اور آج کے بعد اس کو میری محبوبہ مت بلانا زیان دوٹوک لہجے میں کہتا بات ختم کر گیا مگر وہ حارث ہی کیا جس کی زبان تھوڑی دیر چپ ہو جائے

ورنہ تم اپنی جلاد بہن کے تیور تو جانتے ہی ہو زیان سارہ کو یاد کرتے ہوئے بولا

وہ تیری کیا لگی؟؟ حارث پر سوچ انداز میں بولا

بھول گیا سالے میرے نکاح میں پہلا گواہ تو ہی تھا کہاں وہ چپکو اور کہاں میری سارہ

ویسے ایک بات تو ہے تیرے پر ایسی ہی لڑکیاں مرتی ہے جنہیں چپکنے کی عادت ہو حارث اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولا

بڑی میری دعا ہے کہ تجھے بھی ایک ایسی ہی لڑکی ملے جو تمہیں دن میں تو کم سے کم کیا زیادہ سے زیادہ تارے دکھائے زیان کی بات کسی خاتے میں نالاتے ہوئے حارث ایک بار پھر بولا

زن مرید نہیں بننا مجھے لیکن یہ باتیں تب کی ہیں جب ہماری شادی ہو گی اور ابھی دور دور تک کوئی چانس نہیں تو یہ کنوارے ہونے والی فلینگز تو آپ رہنے دے بھائی فلحال اپنی

پڑھائی پر فوکس کرے آگے نویں جماعت کا داخلہ جانا ہے اور بابا کے سخت آرڈرز ہے کہ انسان بن کر ٹاپ کرنا ہے تم نے وہ بولا

مگر میرے تو بہت سے چانس ہے مانا کہ ان کا کوئی ارادہ نہیں مگر سارہ میری بیوی ہے

میرے نکاح میں ہے تو میں کبھی بھی رخصتی کروا سکتا ہوں بس ایک بار وہ کالج کی پڑھائی مکمل کر لیں پھر چٹ رخصتی اور پٹ ویا

اور وہ غلط فہمی تھی جو ان دونوں کے درمیان ہوئی تھی اور اب تو سہی ہو گئی نا اور تو اور وہ رخصتی کے لیے بھی مان گئی ہیں اب تو کوئی ٹینشن ہی نہیں

اوئے چٹ منگنی پٹ ویا ہو تا ہے حارث اس کے جملوں کو سہی کرتے بولا

اوئے منگنی تو ہوئی نہیں تو نکاح ہی سہی وہ بولا

ان دونوں کی گیم ختم ہو چکی تھی زیان نے پلے ریموٹ اب پیچھے بیڈ پر رکھ دیا تھا

حارث زیان نے اسے مخاطب کیا

بول وہ چپس کھاتے ہوئے بولا

پہلے مجھے یہ بتا کہ تو انسان بھی ہے کہ ویسے جہاں تک۔ جھے انفار میشن ملی ہے وہ تو یہی کہتی کہ حارث انسانوں کی نہیں بلکہ جانوروں کی کیٹیگری میں شمار ہو تا ہے زیان کہہ کر رکا نہیں بلکہ اس نے کمرے باہر کی طرف دوڑ لگا دی

رک جا بیٹے آج تیرے انسان اور جانور والے ڈفرینس کو میں یہی پر سولو کروں گا

حارث بولتا ہوا اسی کے پیچھے بھاگا

وہ دونوں بچپن سے ہی ایسے تھے چلبلے سے مگر بڑوں کے سامنے وہ دونوں ہی بہت سنجیدہ رہتے یہ مستیاں تو وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کرتے تھے

باقی سب کے سامنے تو وہ بہت سمجھ دار اور سلجھے ہوئے لڑکے تھے

حارث بابا زیان بابا آپ دونوں کو اندر بی بی جی بلا رہی ہے سارہ بی بی نے کیک کٹ کرنا ہے وہ آپ کو بلا رہی ہے

گھر کا پرانا ملازم حویلی کے باہر حارث اور زیان کو ڈھونڈنے آیا تھا وہ دونوں ہی حویلی کے اندر نہیں تھے اس کا مطلب وہ حویلی کے باہر ہی تھے

ٹھیک ہے آپ چلے ہم آرہے ہیں حارث ان کو جانے کا کہہ کر واپس سے زیان کی طرف مڑا

ان دونوں کی سانسیں اس قدر پھولی ہوئی تھی کہ وہ بول بھی نہیں پا رہے تھے

حارث تو اپنے اکلوتے سالے کے ساتھ یہ سب کرے گا؟؟ زیان بولا

میں اسے بھی زیادہ کر سکتا ہوں تو جانتا نہیں ابھی اپنے سالے کو حارث اسے دیکھتے ہوئے بولا جیسے کہہ رہا ہو کہ تم ابھی اپنے سالے کو جانتے کہاں ہو؟؟

زیان بھاگ بھاگ کر تھک چکا تھا مگر حارث نے بھی آج تہیہ کرر کھا تھا کہ زیان کو انسان اور جانور میں فرق بتا کر ہی دم لے گا

اب بھی بتاؤں انسان اور جانور میں فرق کے نہیں؟؟ حارث اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

بیٹا تو جانور ہی ہے دیکھ کیسے میرے پیچھے پڑا ہے جیسا میں ایک کتے کی ہڈی لے کر بھاگا ہوں اور وہ بھوکا بن کر میرے پیچھے بھاگ رہا ہے صرف اپنی ہڈی لینے کے لیے زیان کہہ کر اندر کی طرف بھاگ گیا

تجھے تو میں دیکھ لوں گا بدتمیز کہی کا حارث بڑبڑاتا ہوا اپنی حالت سدھارتا حویلی کے اندر چلا گیا

سارہ نے اپنی فیملی کے ساتھ کیک کٹ کیا اور پھر باری باری اپنے تحفے لیے

وہ تحفوں کی شوقین تھی اسے تحفے لینا بہت پسند تھا مگر دینا نہیں

وہ اپنے بھائی کی لاڈلی تھی اپنے باپ کے بعد سب سے زیادہ اس کے نخرے اس کا بھائی ہی اٹھاتا پھر چاہے وہ کوئی چھوٹی چیز ہی کیوں نا ہو

آہستہ آہستہ مہمان اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے

اب صرف گھر والے ہی موجود تھے ایمن اور سارہ کھیلنے میں مصروف تھی اور حارث اور زیان اس وقت حارث کے کمرے میں موجود تھے

سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے

وقت بہت تیزی سے گزرتا ہے جانے والے وقت کو تو ہم نہیں روک سکتے مگر آنے والے وقت کو بہتر ضرور بنا سکتے ہیں وقت ٹھہرتا نہیں ہے صرف گزرتا ہے کسی کے لیے خوشی بن کر یا پھر کسی کے لیے اذیت بن کر

نصیب کے کھیل میں جیت ہمیشہ وقت کی ہوئی ہے نصیب بدلنا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہاتھ میں ہے مگر اس کو سدھارنا انسان کے ہاتھ میں ہے وہی انسان جو اپنے رب کے حضور اپنے ہی ہاتھوں سے دعا مانگ کر اپنے نصیب کو بدل سکتا ہے

نو سال بعد:

مما جلدی کرے وین والے انکل بس آتے ہی ہوں گے سارہ کالج یونیفارم پہنے ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی

میں تو کب سے تمہارا بریک فاسٹ تیار کروا کر بیٹھی ہوں تم ہی لیٹ اٹھتی ہو سکینہ بیگم نے سارہ کو ڈپٹا

اچھاناپیاری اماں کل سے جلدی آٹھوں گی ابھی پلیز غصہ مت ہو سارہ ان کے گلے میں باہیں ہمائل کرتے ہوئے بولی

اچھا اچھا بسس اب زیادہ مکھن مت لگاؤ جلدی سے ناشتہ کرو تمہارے وین والے انکل بھی آتے ہوں گے

بھائی آفس چلے گئے ؟؟ سارہ چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی

ہاں میرا شہزادہ تمہارے جیسا تھوڑی ہے وہ ٹائم پر اٹھتا ہے اور ناشتہ کر کے اپنے کام کو روانہ ہو جاتا تم جیسا سستی مار تھوڑی ہے سکینہ بیگم کے طنزو تیر سارے کے سارے سارہ کے جانب مڑ گئی

ہاں ہاں بھائی آپ کا شہزادہ تو نمبر ون ہے میں ہی زیرو ہوں جمال صاحب ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے ہوئے سارہ کی آواز سنی

ارے کس نے کہا یہ کہ میری بیٹی زیرو ہے ؟؟ جمال صاحب ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولے

کسی نے نہیں بابا مما اپنے شہزادے کی تعریفیں گنوا رہی تھی تو مجھے یہی لگا پھر کہ بھائی نمبر ون اور میں نمبر ٹو سارہ پہلے جملے اداسی میں بولی باقی کے جملوں میں اس کے لہجے میں شرارت صاف جھلک رہی تھی

اب آپ بھابھی سے بات کرے تا کہ میں اس کی رخصتی کی تیاریاں کرو سکینہ بیگم بولی

اتنی جلدی کیا ہے بیگم ابھی تو اس کے کالج کا آدھا حصہ بھی پورا نہیں ہوا اور ابھی فائنل پیپر زرہتے ہیں پہلے وہ ہو جائے پھر سوچے گے

جمال صاحب بولے

ہر بار طرح سکینہ بیگم پھر سے چپ ہو گئی

میرا تو ہو گیا آپ لوگ کرے ناشتہ اور بھائی بھیج دینا آج وین والے انکل نہیں آئے گے

وہ وین کی آواز سنتے ہی بیگ پکڑے باہر کو بھاگ گئی

یا اللہ لڑکی ناشتہ تو پورا کر لیتی سکینہ بیگم نے سارہ کی پلیٹ کو دیکھا جو ویسے کی ویسے ہی پڑی تھی

کوئی بات نہیں کالج میں کھالے گی جمال صاحب اخبار پڑھتے ہوئے بولے

میں کیا کروں اس لڑکی کا سنتی ہی نہیں اور آپ نے کب جان ہے آفس؟؟ سکینہ بیگم چائے کا کپ جمال صاحب کے سامنے رکھتے ہوئے بولی

بس ابھی تھوڑی دیر میں جاؤں گا جب سے حارث نے آفس میں قدم رکھا ہے میں ہر ٹینشن سے آزاد ہو گیا ہوں میرا بچا بہت محنت کر رہا ہے اور اس کی محنت رنگ کا رہی ہے بیشک اس نے مزاق میں ہی سہی مگر بہت کچھ کر لیا ہے

تمہیں پتا ہے گاؤں میں ایک جگہ پر سرکاری سکول تعمیر ہو رہا ہے اور اس کی کنسٹر کشن میں زیان کے ساتھ اس نے پارٹنر شپ کی ہے وہ دونوں بہت لگن سے اس سکول کی تعمیر کروا رہے ہیں کسی چیز کی وہاں کمی نہیں ہونے دے اور مجھے یقین ہے آگے بھی یہ دونوں خوب ترقی کرے گے

جمال صاحب پر سکون انداز میں بولے

وہ واقعی ہی میں حارث کی وجہ سے پریشان رہنے لگے تھے کیونکہ اس کو بزنس میں کوئی انٹریسٹ نہیں تھا مگر آہستہ آہستہ حارث اور زیان دونوں نے بزنس کی طرف اپنا دیہان لگانا شروع کیا اور آج وہ دونوں ترقیوں کی راہ وہ چھو رہے تھے

زیان یار میرے خیال میں تمہیں اب رخصتی کر لینی چاہیے میری بہن ایک بڈھے سے شادی کرے گی میری غیرت گوارا نہیں کر رہی

حارث اس وقت زیان کے آفس میں موجود تھا وہ دونوں سکول کی تعمیر دیکھنے کے لیے جانے لگے تھے وہ دونوں چاہتے تھے کہ سکول جلدی سے مکمل ہو جائے

بڈھا ہو گا تو میں تو ابھی بھی جوان ہوں وہ ایک سٹائل سے بولا

ویسے یار مزاق کے علاوہ تمہیں اب رخصتی کروالینی چاہیے یا پھر پھوپھو کو کہہ ناوہ کہ وہ آکر بات آگے کرے وہ بھی بھی حارث تھا کہا پیچھے رکتا

حارث جمال یہ ساری باتیں آپ کے لیے بھی ہیں بہتر رہے گا آپ بھی اپنے آپ پر غور فرمائیں کیونکہ اگر میں بڈھا ہو رہا ہوں تو تم بھی میرے خیال میں بڈھے ہی ہو رہے ہوں نا کہ پیدا ہو گے ابھی زیان بھڑک اٹھا تھا

اچھا یار رچل کر مزاق تھا حارث زیان کی بگڑتی ہوئی ٹون کو مد نظر رکھتے ہوئے بولا

ہاں جانتا ہوں تجھے ایسے ہی مزاق آتے ہیں ویسے ایک بات تو بتانا ذرا وہ جو تمہاری سیکٹری ہے زیان بولا

کون مہر حارث بولا

ہاں مہر خیریت ہے جب تک تم جاتے نہیں وہ بھی گھر نہیں جاتی اور تمہارے کمرے کے ارد گرد منڈلاتی رہتی ہے زیان نے آئی برو آچکا کر پوچھا

اوئے اپنے الٹی کھوپڑی سے یہ بات نکال دے میرا اسٹینڈرڈ اتنا لو نہیں ہے اور وہ بس کام کرتی ہے یہاں جس کی اس کو تنخواہ دی جاتی ہے بس بات ختم حارث حتمی انداز میں بولا جیسے وہ اس بارے میں بات ہی نا کرنا چاہتا ہو

پکی بات ہے بات ختم زیان نے اپنا بدلہ بھی تو پورا کرنا تھا

ہاں بھائی بات ختم اور تجھے پتا ہے میرا مجھے ایسی لڑکیاں ہرگز پسند نہیں جو اپنی نمائش کرے بیشک اللہ نے ان کو خوبصورتی دی ہے مگر وہ خبصورتی کسی کی امانت ہوتی ہے اور تم

نے تو مہر کو دیکھا ہوا ہے وہ کس طرح کے کپڑے پہنتی ہے اور چہرہ تو میک اپ سے ہی بھرا ہوتا ہے مجھے اس دیکھ کر ہی گھٹن محسوس ہوتی ہے مطلب یار ر کیا گے جا کر اس نے اللہ کو منہ نہیں دیکھانا اپنی نمائش خود کرتی ہے یہ عورتیں اور بعد میں مردوں کا نام بدید کر دیتی ہیں اس لیے میں اپنے آپ میں ہی خوش ہوں وہ چئیر کے پیچھے کی جھول رہا تھا

ایک منٹ اگر وہ تمہیں اتنی ناپسند ہے اپنے آفس میں تو اسے رکھا ہی کیوں ہے ؟؟زیان کو سامنے بیٹھی شخصیت کی سمجھ نہیں آئی

یارر اس کی مجبوری ہے بسس یہ سکول کی تعمیر پوری ہونے دو اس کے بعد میں اس کو ریزینیشن لیٹر دے دوں گا وہ بولا

مگر ایسی بھی کسی مجبوری اور اس کے لیے سے تو نہیں لگتا کہ اس کی کوئی مجبوری ہو گی زیان بولا

ہوتی ہے مجبوری ہر کسی کی ہوتی مگر سامنے سے تھوڑی پتا لگتا ہے کہ انسان اندر کس کشمکش میں مبتلا ہے

اس کے والد اس دینا میں نہیں ہے ایک ماں ہے وہ بھی معزور ہے اس لیے اس نے مجھے خود کہا ہے جب تک یہ سکول کی تعمیر جاری ہے تب تک وہ مجھے اسسٹ کرے گی اس کے بعد جو میرا فیصلہ ہو گا وہ اسے منظور ہو گا حارث نے وضاحت دی

زیان کا فون رنگ ہوا تو حارث بھی اس کی جانب متوجہ ہوا

جی مما جان خیریت ؟؟ وہ بولا

ہاں بیٹا خیریت ہے تم تھوڑی دیر میں ایمن کو کالج سے پک کر لینا آوین والا نہیں جا سکتا سپیکر سے آتی ہمنا بیگم کی آواز پر بولا

مما میں اور حارث تو سکول کی عمارت دیکھنے جا رہے ہیں زیان نے اپنا مسئلہ بیان کیا

بیٹا تمہارے بابا اور ماموں تو سائیڈ دیکھنے گئے ہیں اب بتاؤں میں کسی کروں ؟؟

اچھا ٹھیک ہے آپ ریلکیس کرے میں دیکھتا ہوں زیان نے فون رکھ دیا

ایک مسئلہ ہو گیا ہے حارث جو کب سے زیان کی بات کو غور سے سن رہا تھا اس کی جانب دیکھ کر بولا

کیا ہوا ہے ؟؟ وہ مما کہہ رہی ہے ایمن اور سارہ کو لینے ہمیں کالج جانا پڑے گا تو اب بتاؤ کیا کرنا ہے ہمیں اگلے آدھے گھنٹے پہنچنا ہے وہاں وہاں کے مکین ہمارا انتظار کر رہے ہو گے

زیان بولا

ایسا کر تو وہاں پہنچ میں جا کر ان کو حویلی ڈراپ کر آتا ہوں حارث نے بات کا حل نکالا

پکا زیان نے تصدیق چاہی

ہاں بھائی پکا اب تو نکل اور میں بھی جارہا کالج دور ہے تو وقت لگ جائے گا پہنچنے اس سے اچھا ہے پہلے ہی نکل جاؤ حارث کہتے ہی گاڑی کی چابی پکڑ کر گاڑی کی جانب بڑھا

ٹھیک ہے بھائی آپ بس اپنا حکم تھوپا کرے ہم پر ہم ٹھہرے آپ کے مرید زیان کہتے ہی اٹھا اور اس نے شکر منایا تھا کہ حارث چلا گیا ورنہ اس کے بینڈ باجے تو حارث بجا کر ہی جاتا

وہ کب سے گاڑی میں بیٹھا ایمن اور سارہ کا ویٹ کر رہا تھا مگر ان کا آج شاید نکلنے کا دل نہیں تھا

تھوڑی دیر اور انتظار کرنے کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے نکلی

وہ دونوں گاڑی کی پیچھے والی سائڈ پر جا بیٹھی

حارث کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا اتنا انتظار تو وہ اپنے کلائنٹس کا نہیں کرتا تھا جتنا اس کو آج ایمن اور سارہ نے کروا دیا تھا

کیا ہوا بھائی آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہے؟؟ سارہ حارث کی نظروں کا مطلب نا سمجھتے ہوئے بولی

کچھ نہیں دماغ خراب ہو گیا ہے میرا وہ چیخا تھا

اس کے چیخنے پر ایمن کی چیخ نکلتے نکلتے رکی

وہ دونوں چپ کر کے بیٹھ گئی

میں تم دونوں کا ڈرائیور نہیں ہوں آگے آ کے بیٹھوں تم دونوں میں سے کوئی حارث تپے ہوئے انداز میں بولا

وہ زیان کو آدھے گھنٹے کا کہہ کر آیا تھا مگر یہاں پر سے دھے گھنٹے سے بھی زیادہ کا وقت ہونے لگا تھا

اور زیان اسے فون پر فون کر رہا تھا کیونکہ انہوں نے وہاں پر سکول کی تعمیر کے حوالے سے ایک میٹنگ بھی رکھی تھی جسے زیان اور حارث دونوں کا اٹینڈ کرنا ضروری تھا

میں نہیں جا رہی تم جاؤ سارہ ایمن کے کان میں بولی

ممم۔۔۔ میں کیوں جاؤ ایمن ایمن ہڑ بڑا کر بولی

اوئے میرے بھائی سے پیار تو کر سکتی ہو جا کر بیٹھ نہیں سکتی کیا سارہ نے ایمن کو چور نظروں سے دیکھا

پیار کیا ہے کوئی جرم نہیں اور میں نہیں جا رہی شیر کے پنجرے میں ہاتھ ڈالنے وہ دونوں اپنی کھسر پھسر میں غم تھی اچانک سے ان دونوں کے کانوں میں حارث کی آواز گونجی

آ رہی ہو کہ نہیں ؟؟ وہ بولا

جانا میری پیاری بھابھی نہیں تم ؟؟ سارہ معصومیت کے رکارڈ توڑتے ہوئے بولی

ایمن کو مجبوراً اٹھ کر آگے بیٹھنا پڑا

وہ بار بار حارث کی جانب دیکھ رہی تھی وہ بلکل سنجیدہ بیٹھا

اس کی نظریں بار بار اپنی جانب اٹھتا دیکھ کر حارث کچھ نہیں بولا وہ سمجھ گیا تھا کہ ایمن اسے کچھ کہنا چاہتی ہے مگر اس کے پاس وقت نہیں تھا یا وہ حقیقت کو تسلیم نہیں کرنا چاہتا تھا

ان دونوں کو گھر ڈراپ کر کے وہ سیدھا کنسٹرکشن سائڈ گیا تھا

زیان رات کو لیٹ حویلی پہنچا تھا

کھانا لگاؤ بیٹا؟؟ سکینہ بیگم جو اس کے انتظار میں بیٹھی تھی

نہیں مما بھوک نہیں ہے مجھے آپ بھی سو جائے زیان محبت سے بھرے لہجے میں بولا

کچھ کھایا تھا تم نے؟؟ وہ ہمنا بیگم کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا

جی مما میں نے اور حارث نے ایک ساتھ ڈنر کیا ہے وہ بولا

ٹھیک ہے ہمنا بیگم اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اور زیان اپنے کمرے میں

کیسے ہے آپ؟؟ فون سے آتی سارہ کی آواز نے اسے سکون بخش دیا

تمہارا ہوں میری جان وہ شوخ لہجے میں بولا

وہ تو مجھے پتا ہے آپ میرے ہے یہ بتائے میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے اس نے شکوہ

کیا سوری جان آج کام بہت زیادہ تھا اوپر سے سکول کی کنسٹرکشن سائڈ دیکھنے جانا تھا

تو پھر تو تھک گئے ہوگے اس کی بیوی کو اس کی فکر تھی

ہاں لیکن تم سے بات کر کے ساری تھکن اتر جاتی ہے قسم سے تمہاری آواز میں جادو ہے

جادو تم خود ایک جادو گرنی ہو جو مجھے ہر وقت ہپناٹایز کر کے رکھتی ہے وہ ہنستے ہوئے بولا

اچھا جی میں جادو گرنی ہوں تو پھر آپ کو اس جادو گرنی سے بات بھی نہیں کرنی چاہیے

چلے رکھے اب فون رات بہت ہوگئی ہے اور کل بھولے سے بھی فون مت کیجیے گا اس

نے اسے یاد دیہانی کروائی

جانتا ہوں بابا میری بیوی کو سو کر اپنی انرجی بنانی ہے زیان نے اس اک مزاق اڑایا

زیانن وہ موبائل پر چیخی تھی

اچھا اچھا سوری دیکھو اب اپنے پیپرز پر دیہان دو اور فون کم یوز کیا کرو میں اب تمہیں

فون کر کے ڈسٹرب نہیں کروں گا اور ہاں تیسری رکھو اپنی تماہری فائنل پیپرز کے بعد

ہم دونوں کی رخصتی ہے وہ بولا

میں جانتی ہوں زیان بسس مما اور پھوپھو جان کچھ فسادنا کھڑا کرے یہ نکاح ہو تو گیا لیکن

رخصتی کا کیا ہو گا یہ تو اللہ ہی جانتا ہے وہ اداس سے لہجے میں بولی

تم اداس مت ہو میں ہوں نا تم بسس اپنے پیپرز پر فوکس کرو اس نے الوداعی کلمات کہے اور ھر فون رکھ دیا

صبح ویکینڈ تھا یعنی سب گھر پر تھے

ایمن کہاں ہے؟؟ ناشتے کی ٹیبل پر ایمن کو ناپا کر زیان بولا

تمہیں پتا تو ہے چھٹی ہے آج اس کو اپنی مرضی سے اٹھے گی ہمنا بیگم نے جواب دیا

ویسے رحمان صاحب اب ہمیں ایمن کے بارے میں سوچنا چاہیے عمر ہو رہی ہے اس کی شادی کی ہمنا بیگم رحمان صاحب کو چائے دیتے ہوئے بولی

بس ہمنا آج تو یہ بات کہہ دی آئندہ مت کہنا ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے جو تم اس کو سسرال کے دھکے کھانے کے لیے تیار کر رہی ہو اور دوسری بات میری بیٹی جب تک پڑھنا چاہے گی وہ پڑھے گی اور وہ اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرے گی رحمان صاحب کہتے ہی غصے میں باہر چلے گئے

انہیں کیا ہوا؟؟ ہمنا بیگم ان کی افرا تفری میں کی گئی بات کا مطلب نا سمجھ سکی

مما وہ ٹھیک کہہ کر گئے ہے اور آپ بھی سوچنا بند کر دے ابھی اس کی عمر نہیں ہوئی وہ خود بچی ہے سسرال والوں کو خاک سنبھالے گی اور آپ اچھی طرح سے جانتی وہ نئی جگہ پر جلدی ایڈجسٹ نہیں ہوتی

زیان کہہ کر اپنا ناشتہ کرنے لگا

دوپہر کے تین بج رہے ہے اور یہ لڑکی ابھی تک سوئی ہے سکینہ بیگم سارہ کے کمرے کی طرف بڑھی

سارہ آٹھوں بیٹا اور کتنا سوؤں گی سکینہ بیگم نے سارہ کو اٹھانے کی ناکام کوشش کی

انہی یارر ایک ہی ویکینڈ ملتا ہے اس میں تو سونے دے سارہ منہ پر تکیہ رکھتے ہوئے بولی

آٹھ جاؤ نمکی کہی کی وہ بولی

آپ کو تو بس میں ہی نکمی لگتی ہوں وہ تکیہ منہ پر رکھے بولی

اچھا اچھا بس اب جلدی سے آٹھوں تمہارے بابا اور بھائی کتنی بار تمہارا پوچھ چکے ہیں اٹھو جلدوں سے فریش ہو کر نیچے آؤ وہ کہہ کمرے سے جاچکی تھی

اسی لیے کہتی ہوں کہ شادی کر دوں تمہاری تاکہ سسرال جا کر کچھ ذمہید اریاں تمہارے ذمے پڑے تو تمہیں ہوش آئے

چل بھائی سارہ اٹھ ہی جاوہ تکیہ سائڈ پر پھینکتے ہوئے اٹھی

ورنہ آپ کی پیاری اماں جان پھر سے ساس کی گردان شروع کرلے گی

ویسے بھائی آپ میری بھابھی کب لا رہے ہے ؟؟ایمن رحمان صاحب کے پاس بیٹھی تھی وہ دونوں بہن بھائی اپس میں باتوں میں مصروف تھے

دیکھوں یہ تو امی کو پتا ہے نازیان مسکین سے شکل بنا کر بولا

سارہ تو ابھی آگے پڑھنا چاہتی ہے ایمن نے اس کی پسند کو ان کے سامنے رکھا

نہیں بیٹا اب بسس یہ پڑھائی وڑھائی سے جان چھڑواؤ اور اپنے اپنے گھروں کی ہو جاؤ

ماؤں کو تو بس ایک ہی فکر ہوتی ہیں کہ وہ اپنے بیٹیوں کو جلد از جلد ان کے گھروں کا کر دے

تو پھر ہم سارہ کو کب لا رہے ہے ؟؟ ایمن خوشی سے بولی

تمہارے پیپرز کے بعد ہمنا بیگم ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

واہ امی مزہ آئے گا ایمن خوش تھی اپنے بھائی کے لیے

بھائی آپ کو ایمن کیسی لگتی ہے ؟؟ سارہ جو کب سے حارث کے فری ہونے کا ویٹ کر رہی تھی مگر نا جانے یہ لڑکا کونسا کام کر رہا تھا جو ختم ہی نہیں ہو رہا تھا

وہ جب سے اٹھی تھی اس نے حارث کو لیپ ٹاپ پر کام کرتی ہوئے ہی پایا

کیا مطلب کیسی لگتی ہے ؟؟ وہ کچھ سمجھا نہیں تھا

مطلب کہ اگر ایمن میری بھابھی بن جائے تو۔۔۔ سارہ ابھی اور کچھ بولتی اس سے پہلے حارث بول پڑا

سارہ یہ سب تمہیں کس نے کہا ہے ؟؟ حارث سمجھ چکا تھا وہ یہ سب خود نہیں کہہ رہی

نہیں بھائی میں اتنا تو جانتی ہوں کہ آپ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بن رہے ہے تو پلیز میں بات کو گھاموئں گی نہیں مدعے پر آتی ہوں آپ کو ایمن پسند ہے یا نہیں اپنی بیوی کے بطور ہاں یا نا میں جواب دے دیں تا کہ میں جا کر اپنی دوست کو خوشخبری دے سکو

دیکھو ایمن اچھی ہے، خوبصورت ہے اور مجھے پسند بھی ہے مگر تم جانتی ہو ناماما کو وہ کبھی ایمن کا رشتہ قبول نہیں کرے گی حارث نے کہہ کر سر جھکا لیا

اب مثال دیکھ لو تمہارا اور زیان کا رشتہ تو بابا اور پھوپھا جان نے کروا دیا مگر اب رخصتی لٹک رہی ہے تم اچھی طرح جانتی ہو دونوں کبھی خاندان میں رشتہ کرنے کے لیے رزا ای نہیں ہو گی لیکن

وہ تو بچپن سے ہی اسے چاہتا تھا بس کبھی اظہار نہیں کیا کیونکہ وہ ایمن کا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا اور کہی نا کہی وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ ایمن پہلے خود اپنی رائے بیان کرے پھر ہی وہ اپنا اظہار کرے گا

لیکن بھائی میں آپ کے اس لیکن کا مطلب اچھے سے جانتی ہوں جیسے میں نے اور زیان نے مما اور رھوپھو جانی کو منایا ایسے ہی آپ کی مرتبہ بھی کوشش کر لیتے ہیں سارہ نے حل بتایا

یہ اتنا آسان نہیں مما کبھی نہیں مانے گی حارث بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

لیکن بھائی مما کیوں نہیں منائے گی؟؟ سارہ اداس سی اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

تمہیں پتا ہے نا مما کا وہ لو و میرج کے خلاف ہے اور انہوں نے اپنی بھانجہ کا رشتی بھی سوچ رکھا ہے حارث سارہ کو یاد دیہانی کرواتے ہوئے بولا

مجھے وہ بلکل نہیں پسند ہے میک اپ کی دکان سارہ منہ کے زاویے بناتے ہوئے بولی

اس کے کہنے پر حارث بھی ہنس پڑا

بھائی کہی آپ مما کے کہنے پر اس حوریہ سے شادی کر لے گے؟؟ سارہ کو کچھ ٹھٹکا

نہیں بلکل نہیں میں صرف اور صرف اپنی ایمن سے شادی کروں گا اس کے لہجے ضدی پن تھا جو وہ بچپن سے کرتا آیا ہے

سارہ ایک پل کو اس کے لہجے میں کھو سی گئی تھی اس کے لہجے میں ضد کی انتہا تھی

چلو بھاگو اب جا کر بتاؤ اپنی بھابھی کو حارث نے ہنستے ہوئے کہا

اور ذرا بات سننا میری حارث نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

میرے خیال میں تم نے صبح کی ایک بھی نماز نہیں پڑھی ایم آئی رائٹ؟؟ حارث کا بے ساختہ سوال سارہ کی جان نکال گیا

وہ بھائی میں بس سارہ کے پاس نکلنے کا موقع نا تھا دروازہ آتے ہوئے بند کر کے آئی تھی تا کہ کوئی ان بہن بھائی کو ڈسٹرب نا کر سکے

سوری بھائی میں عشا کے ساتھ ساری قضائیں پڑھ لوں گی سارہ سر جھکائے بولی

سارہ نماز پڑھنے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے اگر چھٹی تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ چھٹی کے دن ہمیں آخرت کی تیاری کرنے سے منع کیا گیا ہے نماز فرض ہے ہم پر اور مسلمانوں اک اولین فرض بھی نماز ہی ہونا چاہیے چلو شاباش جاؤ جا کر نماز پڑھو اور اپنی قضا نمازوں کی ادائیگی کر و وہ بھائی تھا اس کا اس کا حق تھا کہ وہ سارہ وک اس کی غلطی پر ڈپٹے اور یہاں تو اس نے سرہ کو اس کی غلطی پر جائز ڈانٹا تھا

بھائی ایک بات بس پھر میں جا رہی ہوں سارہ دروازے سے واپس پلٹی

کیا؟؟ حارث اپنی واچ اتار کر ٹیبل پر کھ کر واپس مڑا

آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کل ہمیں چھٹی ہیں آپ ایمن کو کسی اچھے سی جگہ لے کر جائے وہاں پر اسے بات کرے اس سے سب کچھ بتا دے

سارہ کو جتنا معاملہ آسان لگ رہا تھا اتنا تھا

سارہ بچے تم جتنا یہ معاملہ آسان سمجھ رہی ہو اتنا ہے نہیں حارث اسے سمجھاتے ہوئے بولا

نہیں مجھے کچھ نہیں سننا کل بس آپ آ رہے ہے تو آ رہے ہے میں ایمن کو بہانے سے شہر سے باہر لے جاؤں گی یہ کہہ کر کہ ہمیں شاپنگ کرنی ہے اور پھر آپ کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں بولنگ کروالینا ہم وہاں پر ہی ملے گے اوکے اب اور کچھ نہیں سننا مجھے اگر اتنا ہی پیار کرتے ہیں اسے تو کل آجائے سارہ نے حارث جمال کے پیار کو چیلینج کیا تھا

سارہ جمال تم ابھی حارث جمال کی محبت سے واقف نہیں ہو اور ایمن کے لیے تو محبت بہت چھوٹا سا لفظ ہے وہ میرے "عشق کی انتہا" ہے

لیکن وہ تو آپ سے محبت کرتی ہے سارہ نے معصومیت سے کہا

اس کی "محبت" کے تین نقطے ہی تو میرے "عشق" کے پانچ نقطوں پر بھاری ہیں حارث ایمن کو یاد کرتے ہوئے بولا

وہ بھولتا کب تھا اس کو وہ بھول جانے والی چیز نہیں تھی وہ تو بچپن کا عشق تھا اس کا کیسے بھول سکتا تھا

صبح ہوتے ہی وہ آفس چلا گیا تھا آج اسے جلدی جلدی اپنے سارے کام ختم کرنے تھے وہ آج بہت خوش تھا

کیونکہ آج اس کی جان جو اسے سائیں سائیں کہہ کر تھکتی نہیں تھی وہ آج اسے اظہار کرنے جا رہا تھا

ٹھیک ہے تم یہ فائنل لے کر شہر پہنچو میں بھی نکلنے والا ہوں حارث بولا

ٹھیک ہے سر وقار اس کے کمرے سے جا چکا تھا

ہائے سائیں کی جان بہت بڑے امتحان میں ڈال رہی ہوں خود کو بھی اور مجھے بھی حارث سوچتے ہوئے مسکرا دیا

مزید تھوڑی دیر میں وہ شہر کے لیے نکل گیا

یار ایمن بونگیاں مت مارنا طریقے سے کہنا میں آپ کو پسند کرتی ہوں بات ختم سارہ جو کب سے ایمن کے ساتھ سر کھپا رہی تھی جو اس کے سامنے بیٹھی اوٹ پٹانگ باتیں کر رہی تھی

یار سارہ اگر میں تمہارے بھائی میرا مطلب ہے حارث بھائی افف اللہ جی مجھے کیا ہو رہا ہے ایمن ٹیبل پر پڑے پانی کا گلاس پیتے ہوے بولی

یہ کوئی دسواں پانی کا گلاس تھا جو ایمن پی رہی تھی

ایمن مجھے لگتا ہے کہ تم نے رشتہ ہونے سے پہلے ہی اوپر کوچ کر جانا ہے خدا کے لیے سہی ہو جاؤ بھائی بس آتے ہوں گے سارہ اسے سمجھانے میں لگی ہوئی تھی

وہ دونوں شاپنگ کر کے فوڈ ایریا میں آئی تھی

کھانا تو کھایا نہیں ان دونوں نے مگر ایمن نے پانی ضرور ختم کروا کر جانا تھا ان کا

دیکھو آرام سکون سے رہو ایزی ہو جاؤہاں میر ابھائی جلاد نہیں ہے جو تمہیں کھا جائے گا

میں یہی پر ہوں او کے سارہ سامنے سے آتے حارث کو دیکھ چکی تھی

اب میں جا رہی ہوں اور پلیز خدا کا واسطہ ہے کوئی گڑبڑ مت کرنا سارہ منت بھرے لہجے

میں کہتی اپنی ٹیبل سے اٹھ کر سامنے والی ٹیبل پر جا بیٹھی

حارث سیدھا ایمن کے پاس آیا تھا

اسلام و علیکم !وہ اپنی بھاری رعب دار آواز میں بولا

ایمن جو اپنی سوچ میں گم تھی اس کی آواز پر اچھل کر بیٹھی

آ آ اپ نے مجھے ڈرا دیا اس کی بوکھلاہٹ سے واضح تھا کہ وہ کس قدر گھبر ائی ہوئی تھی

ریلیکس ایمن حارث نے اپنی گلاس ایمن کی طرف بڑھایا جسے وہ فوراً سے ختم کر گئی

اس کی جلد بازی دیکھ کر حارث مسکرا گیا

دونوں میں خاموشی چھا گئی تھی

سامنے ٹیبل پر بیٹھی سارہ ان دونوں کے درمیان کی خاموشی کو دیکھ سر پکڑ کر رہ گئی کیا کیا

سمجھا کر لائی تھی وہ ایمن کو اور یہ لڑکی پتا نہیں کیا کرے گی ؟؟

ان دونوں کے درمیان خاموشی کا لمحا طویل ہو تا جارہا تھا جس کو حارث نے توڑا

ایمن مجھے تم سے کچھ کہنا ہے اس نے سامنے بیٹھی ایمن کو دیکھا جو کافی گھبر ائی ہوئی تھی

وہ پنک کلر کی لانگ فراک پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی

کانوں میں اس نے چھوٹی چھوٹی جھمکیاں پہنی تھی وہ جھمکیوں کی دیوانی تھی

بالوں کو کیچپر کی مدد سے جوڑے کی صورت میں باندھ رکھا تھا اور سر پر وائٹ کلر کا ریشمی دوپٹا لیا ہوا تھا

بلاشبہ وہ واقعی میں بہت خوبصورت تھی

جج۔۔جی ایمن اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی

دیکھو میں بہت سٹریٹ فارورڈ بندہ ہوں اور میں بات کو گھما پھرا کر کرنے کا عادی نہیں تو مدعے پر آتے ہیں میں جانتا ہوں تم مجھے بچپن سے پسند کرتی ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بات میں بشپن سے ہی جانتا ہوں

جب جب تم مجھے حارث سائیں کہہ کر بلاتی مجھے لگتا تھا جیسے تم سے زیادہ مجھ سے محبت کوئی کر ہی نہیں سکتا وہ آنکھیں بند کیے سامنے بیٹھی اس کے اظہار کو سن رہی تھی شاید یہ وہی لمحا تھا جس کے لیے ایمن نے برسوں سے انتظار کیا وہ تھی بہت باتونی مگر کچھ باتوں کو وہ اپنے اندر ہی چھپا کر رکھتی تھی

میں نہیں جانتا تمہاری محبت کی گہرائی بس اتنا جان لو کہ میں تم سے عشق کی انتہا تک عشق کرتا ہوں اور تم سے پہلے نا تو میری زندگی میں کوئی لڑکی آئی اور نا ہی بعد میں کوئی آئے گی میری زندگی میں صرف تین عورتوں کا وجود ہے مما، سارہ اور تم شاید یہ اس کا اظہار تھا

ایمن نے نظریں اٹھا کر حارث کو دیکھا وہ بہت پر سکون تھا

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ ہونٹ کاٹتی شش و پنج میں مبتلا لگ رہی تھی

میں بس اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اگر پھوپھو جان ہماری شادی نا ہونے دے آج پھر مما ایسا کوئی قدم اٹھائے تو کیا تم میرا ساتھ دو گی؟؟ حارث نے اپنی ہتھیلی س کے سامنے پھیلا دی

یہی وہ وقت تھا ایمن کے پاس کہ وہ اپنے سائیں کی زندگی میں قدم رکھ لے وہ جانتی تھی کہ آگے جا کر اس کے لیے بہت سی مشکلیں پیدا ہو گی مگر جس نے محبت کی اس کا ڈرنا کیسا ؟؟

محبت تو ہر ڈر کا علاج ہوتی ہے ایک انسان جسے تنہائی میں ڈر لگتا ہو محبت ہو جانے کے بعد وہ اسی تنہائی کو اپنا دوست بنا لیتا ہے کیونکہ اس تنہائی میں ہی وہ اپنے اور اپنی محبوب کی

یادوں کو یاد کرتا ہے وہ تنہائی زندگی بھر کے لیے اس کا بہترین دوست بن جاتی ہیں پھر چاہے وہ شخص کتنا ہی اس ڈرتا ہو

ایمن نے اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا

جسے وہ مظبوطی سے تھام گیا

مجھے پورا یقین ہے تم میرا ساتھ ضرور دو گی برسوں کی بے چینی آج دور ہو گئی تھی

اس کا عشق اس کا انتہا بن چکا تھا وہ دونوں خوش نظر آرہے تھے

میں رات میں فون کروں گا اٹھالینا حارث کہہ کر چلا گیا کیونکہ اسے میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی

سارہ پلک جھپکے ایمن کے پاس پہنچی جو خاموشی سے بیٹھی مسکرانے میں مصروف تھی

ہاں جی بھابھی جی پھر شرمانا ہی ہے یا پھر گھر چلنے کا ارادہ بھی ہے؟؟ سارہ اسے چھیرتے ہوئے بولی

وہ شرما گئی تھی مگر کہی نا کہی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا وہ کیسے گھر میں سب کو اس بارے میں بتائے گی

ہو گئی شاپنگ ایمن حویلی پہنچی تو لاؤنج میں بیٹھی ہمنا بیگم نے اس پوچھا

جی ایمن بھی ان کو پاس جا کر بیٹھ گئی

کیا بات ہے میری گڑیا بہت خوش ہے؟؟ زیان جو آج جلدی گھر واپس گیا تھا اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

نہیں کچھ نہیں آج بہت مزہ آیا تھا سارہ کے ساتھ ایمن نے آج پہلا جھوٹ بولا تھا وہ بھی اپنے بھائی سے جیسے وہ تو جانتا ہی نا ہو اپنی بہن کی خوشی کو

حارث نے نکلنے سے پہلے زیان کو ساری بات بتا دی تھی

پتا تو سب کچھ زیان کو بچپن سے ہی تھا مگر حارث کی وجہ سے وہ چپ تھا

زیان مسکرا گیا وہ جانتا تھا ایمن کبھی بھی اس بات کو اس کے سامنے نہیں کہے گی

ٹھیک ہے تم جاؤ آرام کرو تھک گئی ہو گی

جی مما ایمن کہہ کر اپنے روم میں چلی گئی

میرا بس تھوڑا سا کام رہ گیا ہے میں وہ کر لوں پھر آتا ہوں زیان جو اس وقت حارث سے بات کرنی تھی

ہاں جی سالے صاحب کیسی رہی آپ کی ڈیٹ؟؟ زیان شوخ انداز میں بولا

شرم کر تیری بہن ہے وہ حارث بولا

اچھا بتا کیا کہا پھر میری گڑیا دیکھ اتنا تو میں جانتا ہوں کہ وہ کچھ بولی نہیں ہو گی زبان تمہاری ہی چلی ہو گی زیان نے اپنا شک بیان کیا جو بلکل درست تھا

پہلے یہ بتایہ ایمن نے گھر آکر کوئی بات کی؟؟ حارث نے پوچھا

نہیں شاید تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اس کو زیان نے تیر کے برسات حارث کی طرف کر دی

اچھا یار بتاتا ہوں پھر حارث نے اپنی اور ایمن کے درمیان ہوئی ساری بات زیان کے کانوں میں ڈال دی

تم فکر مت کرو میں مما کو سنبھال لوں گا تم ممانی جان کو کنونس کرنے کی کوشش کرو باقی اللہ مالک ہے زیان بولا

اللہ مالک تو ہے بیٹا لیکن مجھے ایمن ہر حال میں چاہیے میری امانت تمہارے پاس ہے اور میری امانت میں کوئی بھی خیانت نا کرے ورنہ ہستی مٹادوں گا اس کی زیان حارث سے اسی بات کی توقع رکھتا تھا

جی جی میں ٹھہرا آپ کا باڈی گارڈ مذاق کے علاؤہ تم بے فکر رہوں ایمن اب سے تمہاری مگر تب تک تم اسے مل نہیں سکتے جب تک تم دونوں کا نکاح نا ہو جائے اس بات کی گارنٹی تم مجھے خود دو گے زیان نے تصدیق چاہی

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں ایمن سے نہیں ملوں گا مگر بات تو کر سکتا ہوں نا حارث کی معصوم سی آواز زیان کے کانوں سے ٹکرائی

استغفر اللہ بھائی تو تو ابھی سے زن مریدی کرنی کی تیاری میں ہے زیان نے اس کا مزاق اڑایا

جب بیوی سائیں کہہ سکتی ہے تو شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی زن مریدی کی ساری حدیں پار کر جائیں

میرے خیال میں تم زن مریدی کی نئ مثال قائم کرو گے وہ پھر سے اس کا مزاق اڑا رہا تھا

کوئی نہیں کر دے مثال قائم سائیں کی جان کے لیے کچھ بھی حارث کے دل نے بیٹ مس کی

چل اب فون رکھ میں نے ایمن کو فون کرنا ہے

اوکے جی سر آپ کا حکم سر آنکھوں پر زیان نے فون بند کر دیا

اللہ تم دونوں کو جلد از جلد ایک کر دے دنیا کی ہر خوشی تم دونوں کو دے آمین زیان نے دل سے ان دونوں کو دعا دی

کیسی ہو ؟؟ ایمن نے فون جلدی میں اٹھایا تھا نام دیکھنے کی اس نے زحمت بھی نہیں کی تھی

پ نے اس وقت فون کیوں کیا ہے ایمن نے گھڑی کی جان۔ دیکھا جو گیارہ بجا رہی تھی

کیوں تمہیں برا لگا حارث نے ٹائم نہیں دیکھا تھا آگر دیکھتا تو اس وقت ایمن کو فون نا کرتا

فون پر دوسری طرف خاموشی چھا گئی

میں کل بات کروں گی ابھی نیند آرہی ایمن نے کہہ کر جلدی سے فون بند کر دیا

اس کی جلد بازی سن کر حارث کا دل دھڑکا

کتنا شرماؤ گی لڑکی زیان سہی کہتا ہے کہی زن مریدی میں پہلا نام میرا نا لکھا جائے حارث

سر کھٹکتا سونے کے لیے لیٹ گیا مگر نیند تو کوسوں دور تھی اس کی آنکھوں سے

ہوتا گزر گیا اس دن کے بعد سے حارث نے ایمن کو فون نہیں کیا

ایمن کے بھی ویک ٹیسٹ چل رہے تھے جن سے کل ہی فارغ ہوئی تھی اب وہ ہمنا بیگم

جو اپنے اور حاعث کے بارے میں بتانا چاہتی تھی کیونکہ ہمنا بیگم ایمن کے لیے رشتہ

ڈھونڈ رہی تھی

ایمن کل پالر چلی جانا تھوڑی سروسز لے لینا ہمنا بیگم جو کچن سے باہر نکل رہی تھی سامنے

سے آتی ایمن کو دیکھتے ہوئے بولی

مگر امی کیوں ؟؟ ایمن کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا

پرسو تمہیں دیکھنے کچھ لوگ آرہے ہیں ہمنا بیگم نے اس کے سر پر دھماکا کیا تھا

مجھے کسی کے بھی سامنے نہیں جانا اور آپ انہیں انکار کر دے ایمن نے پہلی بار اپنی امی سے بد تمیزی کی تھی

ایمن یہ کس لہجے میں بات کر ہو تم مجھ سے وہ غصے میں بولی

امی میں حارث کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی یہ بات آپ اپنے ذہن میں بٹھا لیں اور اگر آپ نے میری بات کو ترجیح نا دی انجام کی زمہ دار آپ خود ہوں گی وہ کہہ کر اپنے روم میں چلی گئی

ہمنا بیگم اتنا تو جانتی تھی کہ ایمن حارث کو پسند کرتی ہے مگر معاملہ پسند سے آگے چلا جائے گا یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نا تھا

اگلا پورا دن ایمن اپنے کمرے سے باہر نا نکلی

آپ اس کی خواہش ماننے کو تیار ہے رحمان صاحب یہ آپ کی ڈھیل کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے وہ اتنی بد تمیز ہو گئی ہے

ہمنا بیگم کا غصہ کسی صورت کم نا ہو رہا

ولا اس نے رات میں ہی حارث کو فون کر کے بتا دیا تھا

لیکن مما ایمن میں ایسی کیا برائی ہے جو آپ اس کو بہو نہیں بنا سکتی ؟؟ وہ طیش کی عالم میں بیٹھا اپنی ماں سے صفائیاں مانگ رہا تھا

اس میں کوئی برائی نہیں اور تم اچھی طرح جانتے یہ خاندانی رشتے بعد میں دشمنیوں میں بدل جاتے ہیں اور رشتے بستے بھی نہیں ہیں تم کیسے سمجھو گے حارث سکینہ بیگم بولی

مجھے کچھ نہیں سمجھنا سننا میں شادی صرف اور صرف ایمن سے کرو گا ورنہ کسی سے نہیں اور آپ اپنی یہ پرانے زمانے والی سوچیں اپنے اندر سے ختم کرلیں بہتر رہے گا حارث کہہ کر وہاں سے نکل گیا

زیان بیٹا ایمن کو بلا کر لاؤ رحمان صاحب کھانے کی ٹیبل پر ایمن کو نا پا کر بولے

جی اچھا زیان اٹھ کر ایمن کے کمرے کی طرف چلا گیا

ہمنا بیگم نے اسے اس کا فون لے لیا تھا پتا نہیں کیوں دن با دن ان کے دل میں حارث کے کوڑھ سی پیدا ہوتی جا رہی تھی

وہ خاندانی دشمنی نہیں چاہتی تھی شاید اسی لیے دونوں طرف سے انکار آ رہا تھا

ایمن ایمن بیٹا دروازہ کھولو زیان نے ناب پر ہاتھ رکھا تو دروازہ کھلتا چلا گیا

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو ایمن بیڈ پر بیٹھی اپنی ٹانگوں میں سر دیے رو رہی تھی

ایمن میری جان میری گڑیا کیوں رو رو کر خود کو ہلکان کر رہی ہو زیان تڑپ کر اس کے پاس آیا تھا

بھائی مجھے حارث سائیں سے بات کرنی ہے امی نے مجھ سے میرا فون تک لے لیا ہے وہ روتے ہوئے بولی بھائی کی جانب بھائی ابھی بات کروائے گا مگر پہلے کھانا کھالو تم نے کل رات بھی کھانا نہیں کھایا تھا

اس نے زیان کی جانب دیکھا

بھائی آپ کو کس نے ؟؟ ایمن کی سمجھ سے باہر تھا اس نے تو گھر میں صرف اپنی ماں کو اس بارے میں بتایا تھا وہ بھی بس اوپر اوپر سے تو زیان کو کیسے پتا چلا

مجھے بچپن سے سب پتا ہے اور اب مزید کوئی بہس یا سوال نہیں اگر اپنے سائیں سے بات کرنی ہے تو پہلے کھانا کھانا پڑے گا وہ اسے لالچ دے رہا تھا اور وہ معصوم اس کے لالچ میں آ بھی گئی

وک زیان کے ساتھ ڈائننگ ہال میں آئی ہمنا بیگم نے اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر لیا

ایک منٹ کو تو ایمن بھی سوچ میں پڑ گئی کہ اس نے ایسی کیا غلطی کر دی کہ اس کی ماں اسکی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کر رہی

وہ خاموشی سے بیٹھی اپنا کھانا کھا رہی تھی

ہمنا بیگم اٹھ کر کمرے میں چلی گئی

ایمن تم پریشان نہیں ہوں تمہارا باپ ژندہ ہے میں کرواؤ گا تمہاری حارث سے شادی

رحمان کچھ دیر بعد بہت سنجید گی سے بولے

ایمن نے نظریں اٹھا کر اپنے باپ کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہے تھے

تھینک یو بابا ایمن منمنائی تھی

زیان بھی مسکرا دیا وہ محبتوں کی آمین لڑکی آج بھی کسی کی نفرت کا شکار نا ہوئی چلبلی سی ہر کسی کے دل میں جگہ بنانے والی کسی نفرت کی وجہ کیسے بن سکتی تھی

لیکن میں کیسے سارہ ؟؟ کچھ نہیں ہو گا ایمن تمہیں بس یہ کہنا ہے کہ تم کالج جا رہی ہوں کچھ اسئمینٹس بنانی ہیں باقی میں سنبھال لوں گی اس نے فون بند کر دیا ایمن پریشان سی کمرے میں ٹہلنے لگی تھوڑی دیر میں تیار ہونے کے بعد وہ نیچے کی طرف گئی

کہاں جا رہی ہو ؟؟ ہمنا بیگم کی آواز پر چونک کر مڑی

کالج جا رہی ہوں پیپرز آنے والے ہیں کچھ اسئمینٹس بنانی ہیں ایمن بنا پلک جھپکتے یک ہی سانس میں بول گئی

جلدی آنا ہمنا بیگم کہہ کر چلی گئی

وہ اسی مال کے فوڈ ایریا میں بیٹھی حارث کا انتظار کر رہی تھی وہ گھر کے پرانے ملازم کے ساتھ آئی تھی مگر کہاں جانتی تھی کہ یہی ملازم اسے بہت مہنگا پڑنے والا ہے

پلیز آپ کچھ کرے مما نے میرا فون تک لے لیا ہے ایمن آنکھوں میں آنسوں لیے بولی

ایمن میں پوری کوشش کر رہا ہوں تم رو تو مت تمہارے یہ آنسوں مجھے تکلیف دے رہے ہیں حارث بے بسی سے بولا

میں نہیں روؤ گی مگر پلیز ایمن نے التجایا نظروں سے حارث کی جانب دیکھا اچھا ٹھیک ہے بسس رونا بند کرو میں کچھ کرتا ہوں اوکے حارث بولا

چلو ایمن مما کے فون آرہے ہیں ہمیں شام ہونے سے پہلے گھر پہنچنا ہے سارہ ان کے پاس آتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے چلو وہ گھر پہنچی تو اس کا استقبال ہمنا بیگم کے تھپڑ نے کیا تھا

کہاں گئی تھی تم ؟؟ ہمنا بیگم نے پھر وہی سوال پوچھا

بتا کر تو گئی تھی کالج۔۔۔۔۔

چٹاخ

ایمن کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے ایک اور تھپڑ ہمنا بیگم نے اس کے منہ کی زینت بنایا

امی کیا کر رہی ہے آپ ؟؟ زیان فرش پر بیٹھی ایمن کو دیکھ کر فوراً سے اس کے پاس آیا

اب اگر تم نے گھر سے باہر قدم بھی نکالا تو زندہ دفن کر دوں گی میں تمہیں ہمنا بیگم اس پر چیخی تھی

رحمان صاحب لاؤنج سے آتے شور کی طرف تیزی سے بھاگے

تم نے میری بیٹی پر ہاتھ کیسے اٹھایا؟؟رحمان صاحب ایمن کو پاس کرتے ہوئے بولی

اپنی شہزادی سے اس کے کارنامے بھی پوچھ لے کیا کرتی پھر رہی ہے یہ ہمنا بیگم تنفر سے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئ

بابا سچ میں میرا کوئی قصور نہیں میں نے سارہ کو منع کیا تھا مگر ایمن نے روتے اپنی وضاحت دینا چاہی

بس بابا کی جان تمہاری ماں کا دماغ اب بھی پرانی باتوں پر ہی ٹکا ہوا ہے تم جاؤ اپنے کمرے میں اور اپنے چہرے پر کوئی ٹیوب وغیرہ لگاؤ رحمان صاحب اس کے سرخ گال کو دیکھتے ہوئے بولے جہاں پر ہمنا بیگم کی انگلیوں کے نشان واضح ہو رہے تھے

جی وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئ زیان بھی اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

وہ فریش ہو کر باہر آئی اس کا منہ پورا سوجھ گیا تھا تھپڑ کا نشان ابھی بھی واضح تھا

آنسوں پھسل کر گال پر اترا جلن کی وجہ سے اس کی سسکی بر آمد ہوئی تھی

وہ روتے ہوئے ہنس پڑی

اور کتنا درد جھیلنا پڑے گا حارث سائیں آپ سے عشق کرنے کی اتنی بڑی سزا ملے گی مجھے

وہ اپنے چہرے پر لال نشان دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی

اسے باہر شور کی آوازیں سنائی دی وہ فوراً سے پہلے کمرے سے باہر آئی

ماما بابا آپ کیا کر رہے ہیں؟؟ کیوں بحث کر رہے آپ دونوں زیان بھی بھاگ کر اپنے کمرے سے باہر آیا

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟ زیان نے بھی وہی سوال کیا جو ایمن نے کیا تھا

وہ دونوں آپس میں بحث کر رہے تھے اور ان دونوں کی آواز قدرے اونچی تھی

تمہاری ماں اپنے بچوں کی خوشیوں کو چھیننے پر تلی ہوئی ہے رحمان صاحب نے طیش کے عالم میں کہا

میں، میں کر رہی تو جو آپ کی بیٹی کر رہی ہے اس کا کیا؟؟ انہوں نے نفرت بھری نگاہ ایمن کے وجود پر ڈالی

مما آپ مجھ سے اتنی نفرت کیوں کر رہی ہیں؟؟ ایمن کی آنکھوں میں شبنم سی چمکی

ٹھیک ہے اگر تم یہ نفرت نہیں چاہتی تو چپ چاپ تیار ہو جاؤ کل رشتے والے آرہے ہیں تمہیں دیکھنے ہما بیگم نے پر سکون انداز میں کسی جب کہ ایمن کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں گم ہو جائے

ایمن نے آس پاس نظریں دوڑائیں تو اسے پاس پڑی ٹیبل پر کچھ فروٹس اور ایک تیز دھار بھری پڑی ملی

ٹھیک ہے آپ کو اگر یہ خاندان کا پیار اتنا ہی پیارا ہے تو یہی ٹھیک ہے آج سے آپ یہی سمجھے گے آپ کا صرف ایک ہی بیٹا تھا آپ کے ہاں کوئی بیٹی پیدا ہی نہیں ہوئی اور نا ہی اس کا کوئی وجود تھا اس دنیا میں

ان کا بھی تو رشتہ ہوا ہے سارہ کے ساتھ اس پر تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ ان کی تو رخصتی کی تیاریاں چل رہی ہے اور مجھ پر آپ تھپڑوں بوچھاڑ کر رہی ہیں کہا کا انصاف ہے یہ آپ کا؟؟

زیان کی شادی میں نے مجبوری میں کی ہے ہمنا بیگم بولی

تو ٹھیک ہے میں نے بھی مجبوری میں آکر اپنی جان دینے کی کوشش کی ہے

ایمن نے چھری اپنی کلائی پر رکھی ہوئی تھی زیان نے آگے پڑھنا چاہا مگر ایمن نے وارن کیا

نہیں بھائی دور رہے میرے قریب بھی مت آیئے گا ورنہ میں اپنی جان لے لوں گی ایمن چھری کو ہاتھ پر زور دیتے ہوئے بولی

دیکھوں ایمن ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں نارحمان صاحب نے آگے بڑھنا چاہا مگر ان کو شاید دیر ہو چکی تھی

ایمن نے اپنے ہاتھ پر بھری چلا دی

چھری زمین پر گری تھی زیان فورا سے پہلے اس کی طرف بھاگا

اس کا ہاتھ خون سے بھر گیا تھا

آنکھیں بند ہو گئی تھی ایک آخری چہرہ جو اس کو یاد دیا تھا وہ حارث کا تھا

وہ اسے فوراً سے کر کر قریبی ہاسپٹل لے کر آئے تھے ڈاکٹرز اندر اس کا علاج کر رہے تھے خون بہت ضائع ہو چکا تھا

زیان کی پوری شرٹ خون سے بھری ہوئی تھی ہمنا بیگم کا رو رو کر برا حال تھا

رحمان الگ سے پریشانی میں ٹہل رہے تھے

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اگر میری بیٹی کو کچھ بھی ہوا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں رحمان غصے میں بولے

بابا یہ وقت نہیں ہے ان سب باتوں کا آپ پلیز اس وقت اس کے لیے دعا کرے اس نے اپنی کلائی پر چھری بہت زور سے چلائی تھی جس کی وجہ سے اس کی وینز کٹنے کا اندیشہ ہے

آپ لوگ دعا ہی کر لے لڑنا ضروری نہیں ہے وہ آپ کی بیٹی ہے کوئی غیر نہیں ہمنا بیگم سر جھکائے بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

رحمان صاحب بھی خاموش ہو گئے

تھوڑی دیر میں ڈاکٹر باہر آئی جن کے چہرے پر پریشانی وہ تینوں دیکھ چکے تھے

ڈاکٹر میری بہن ٹھیک تو ہے نا؟؟ زیان فوراً سے ڈاکٹر کے پاس آیا

مسٹر زیان آپ کی بہن نے سوسائڈ اٹیمپٹ کی ہے ان کلائی بہت زخمی ہے دو وینز بھی ڈیمج ہو چکی ہے ان کا خون بہت زیادہ بہہ چکا ہے ہمیں خون کی ضرورت ہے ان کا بلڈ اے پوزیٹو ہے آپ ارینج کرے پھر ہی میں ان کی حالت میں بارے میں کچھ کہہ سکتی ہوں

ڈاکٹر کیا شوگر پیشنٹ کا بلڈ لگ سکتا ہے زیان نے رحمان صاحب کو دیکھ کر کہا

نہیں یہ ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر کہہ کر وہاں سے چلی گئی

بابا اب کیا کرے میرا اور مما کا آؤ نیگیٹو ہے آپ کا ہی اے پوزیٹو تھا زیان پریشانی کے عالم میں بولا

کہاں ہے ایمن ؟؟ کیا ہوا ہے اس کو زیان میں تمہیں کہہ کر گا ی تھا وہ میری امانت ہے تم نے میری آنت کا خیال نہیں رکھا حارث بھاگتا ہوا آیا

حارث ہوش کر یار رڈاکٹر کہہ کر گئی ہے اسے بلڈ بہت ضائع ہو چکا ہے بلڈ کا ارینج کرنا ہے

میرا اور مما کا آؤ نیگیٹو ہے اور بابا شوگر پیشنٹ ہے ان کا نہیں لے رہے

میرا اے پوزیٹو ہے کہاں جانا ہے مجھے بتاؤ میں دوں گا وہ پریشانی کے عالم کیا بول رہا تھا

اس کو خود بھی نہیں پتا تھا

نرس بلڈ لے کر روم میں جا چکی تھی

حارث وہاں پڑی بیٹھ گیا

سکینہ بیگم ،جمال صاحب اور سارہ بھی وہاں آ گئے تھے

سکینہ بیگم سب سے پہلے حارث سے ملی تھی کیونکہ وہ ان سے ناراض ہو کر چلا گیا تھا دو ہفتے گھر سے باہر رہا تھا

اس نے گھر فون تک نا کیا اور نا ہی آنے والا فون اٹھایا

سکینہ بیگم جا کر ہمنا بیگم کے پاس بیٹھ گئی سارے گلے شکوے بھول کر وہ ایمن کے لیے دعا کر رہی تھی

تھوڑی دیر میں لیڈی ڈاکٹر کمرے سے باہر آئی

آگے اڑتالیس گھنٹے پیشنٹ کے لیے بہت مشکل ہے آپ دعا کرے کیونکہ ان کی باڈی کوئی رسپانس نہیں دے شاید وہ جینے کی امید چھوڑ چکی ہے اور اگر ان کی باڈی رسپانس نہیں کر پار ہی تو ہم بھی کچھ نہیں کر سکتے

ڈاکٹر کہہ کر وہاں سے چلی گئ

پورادن گزر گا ی رات گزر گئ کل شام میں جا کر ایمن کو ہوش آیا تھاوہ دوائیوں کے زیر اثر تھی مگر ہوش میں آتے ہی اس نے سب سے پہلے حارث کا نام لیا تھا

She is fine now but you have to take care of her

وہ ابھی بے ہوش ہے تھوڑی دیر میں ہم اسے روم میں شفٹ کر دے گے پھر آپ مل لیجیے گاڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتے وہاں سے چلی گئ

سب نے شکر کا کملہ ادا کیا

حارث بیٹا کب تک ناراض رہو گے اپنی ماں سکینہ بیگم اس کے پاس تے ہوئے بولی

وہی رہے یہ دکھائی ہمدردی نہیں چاہیے نا مجھے اور نا ہی ایمن کو آپ دونوں نے ہماری زندگیوں کو کٹ پلی بنا کر اپنیلیے اشاروں پر نچانا تھا ناوہ تو آپ بہت خوب کر رہی ہیں اب کی بار ایمن نے اپنی جان لی اگلی بار میں لے لوں گا مگر آپ دونوں کو کوئی فرق نہیں

پڑے گا کیونکہ آپ دونوں ہی اپنی اپنی نفرت کا جھنڈا لہرائے مزید نقصان کا انتظار کر رہی ہیں وہ پہلی بار اتنے غصے میں اپنی ماں اور پھوپھو کے سامنے بولا تھا

حارث بیٹا تم جیسا چاہو گے ویسا ہی ہو گا مگر یہ ناراضگی ختم کر دو سکینہ بیگم نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے چاہے جسے وہ تھام چکا تھا

کیوں مجھے میری ہی نظروں میں گناہگار کر رہی ہے؟؟ حارث انہیں سینے سے لگاتے ہوئے بولا وہ ایک ماں کا بیٹا تھا کب تک ناراض رہ سکتا تھا

میں بھی تیار ہوں حارث بیٹا مگر پلیز اب تم دونوں اپنے آپ کچھ نہیں کروں گے اور نا ہی کہی جاؤ گے پلیز ہمنا بیگم بات میں حصہ لیتے ہوئے بولی

ان دونوں کی آواز میں شرمندگی واضح تھی

رحمان صاحب اور جمال صاحب دونوں ہی اپنی اپنی بیویوں کے فیصلے پر خوش اور مطمئن ہو گئے

ایمن کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا گھر میں بہت خوشی کا ماحول تھا ہر طرف سے حویلی کو پھولوں سے سجایا گیا تھا

ایمن رحمان آپ کا نکاح حارث جمال ولد جمال احمد کے ساتھ کیا جاتا حق مہر تین لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کیا آپ نے ان کو اپنے نکاح میں قبول کیا؟؟

مولوی صاحب نے ایمن کی رضامندی چاہی

جی قبول کیا پردے کے پیچھے سی میٹھی سی آواز حارث کے کانوں سے ٹکرائی

پھر لڑکے کی رضامندی لی گئی

اور آخر کار ایمن رحمان سے ایمن حارث بن گئی ایمن حارث کا تاج اور حارث ایمن کا پوش بن ہی گیا

ان کی عشق کی انتہا یہ تھی کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے بے لوث محبت کرتے تھے

"بے انتہا عشق"

سارہ میں یہ تو نہیں جانتا کہ میں ایک اچھا شوہر بن پاؤں گا کہ نہیں مگر اتنا جانتا ہوں کہ میں اور تم ایک بہت اچھی اور پر سکون زندگی گزارس کرے ہیں ماضی میں ہوئی تمہارے کردار کو لے کر جتنی بھی باتیں تھی میں اب کچھ دفن کر کے ان پر فاتحہ پڑھ کر آگے بڑھ چکا ہوں میں جانتا ہوں میری مما کی وجہ سے بہت ہرٹ ہوئی گی تم جب تم چھوٹی سی تو تمہارے کردار کو نشانہ بنایا گیا تھا مگر یہ بھی تو دیکھو کہ بعد میں سب کچھ سہی ہو گیا تھا ہمارا رشتی اور خاندان دونوں سہی وقت پر اپنی غلطیاں تسلیم کر چکے تھے مگر وقت بہت کڑا ہوتا ہے پرانی باتیں بھولنے نہیں دیتا اور یہی حساب ہمارے ساتھ ہوا ہے پرانی باتیں آید کر کے انہوں نے ہمیں نئے سرے سے تکلیف دی ہے

میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہارے لیے ایک اچھا شوہر ثابت ہوں گا

وہ سارہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

ایمن اور حارث کے ساتھ ہی سارہ کو زیان کے ساتھ رخصت کیا گیا تھا

وہ اس وقت دلہن بنے اس کے کمرے میں موجود تھی اور وہ اسے اپنے وعدے کا یقین دلا رہا تھا

سگی بہن جو اپنے بھائی کو اپنی بیٹی دینے کو تیار نا تھی مگر اپنے شوہر کی جلد بازی پر اپنی بیٹی تو دے بیٹھی مگر بیٹے کی باری منہ پھیر گئی وہی سگے بھائی کی بیوی جو خاندان میں اپنی بیٹی دینے کو تیار نہ تھی اور اس کا نصیب اللہ نے لکھا بھی تو کس کے ساتھ اسی نند کے بیٹے کے ساتھ جس سے وہ اپنی بیٹی کا رشتہ کبھی اپنے خواب میں بھی نا کرتی

وقت نے ہمنا اور سکینہ بیگم کو مات دی تھی تو ایمن اور حارث کے نصیب نے فاتح پائی تھی

وہ دشمن نہیں تھے ایک دوسرے بس خاندانی تعلق بنانے سے ڈرتے تھے ان کے بزرگوں نے جو ان کے کانوں میں باتیں ڈالی تھی انہوں نے وہی باتیں اپنی آنے والی نسل کے کانوں میں ڈالی مگر وہ بھول رہے تھے کہ شاید یہ زمانہ ترقی کا ہے یہ زمانہ پچھلے

زمانے کی رسمے یا پھر روایتیں نہیں مناتا یہ زمانہ اپنی روایت آپ بناتا ہے اور پہچان بھی اسی روایت سے کی جاتی ہے

پرانے دور کے خیالات کے لوگ پرانی رسموں میں ہی ڈھلتے ہیں اور انہی رسموں میں اپنی نسلوں کو ڈھالتے ہیں مگر بھول جاتے ہیں کہ وہ اپنے زمانے میں نہیں آج کے زمانے میں جی رہے ہیں

حارث سائیں کیا ہم کہی باہر گھومنے نہیں جائے گے کیا؟؟ وہ باہر لان میں اس کے ساتھ چہل قدمی کر رہی تھی

سردی کی راتوں میں وہ دونوں چائے کا کپ تھامے لان میں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزار رہے تھے

سائیں کی جان کو کہا جانا ہے ؟؟ حارث نے بہت محبت سے پوچھا تھا

مجھے کربلا کے میدان جانا ہے مجھے وہاں سے وہ پتھر لینے ہے میں نے منت اٹھائی تھی کہ جب میری اور آپ کی شادی ہو گی تو میں نفل پڑھنے جاؤ گی وہاں پر آپ کے ساتھ وہ بہت دھیمے لہجے میں بول رہی تھی

میری جان اسے سے اچھی کوئی اور بات ہی نہیں میں کل ہی ٹکٹ بک کرواتا ہوں تم تیاری کرو اس نے ایمن کے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیا

لاکھ دشواریاں سہی مگر اللہ نے ان کی سن لی تھی

انہوں نے ہر جگہ کی زیارت کی تھی

ایمن نے وہاں سے وہ پتھر لیا تھا جسے

"خاک شفا" کہا جاتا ہے جس کو دیکھنے کا اسے بہت شوق تھا وہ بچپن سے سنتی آرہی تھی

جسے شیعہ نماز پڑھتے ہوئے اپنا سجدہ کرنے کے لیے رکھتے ہیں

لیکن کون شیعہ کون سنی کون وہابی ہمارے لیے تو سب نبیوں کی اطاعت کرنا ضروری ہے

اپنے نبی کی پیروی کرنا اور اللہ پیروی کرنا ہی ایک سچے اور مخلص مسلمان کی نشانی ہوتی ہیں

ان دنوں نے وہاں پر نفل ادا کیے تھے

کیا ہم یہاں پر نہیں رہ سکتے حارث سائیں ؟؟ ایمن کا واپس جانے کا بلکل دل نہیں کر رہا تھا

تم کہتی ہو تو سائیں کی جان ہم یہاں پر بھی رہ لے گے مگر وہاں بابا کو میری ضرورت میں وعدہ کرتا ہوں اگلے سال ہم پھر یہاں پر آئے گے

وہ اپنی پیکنگ کر رہے تھے شام میں ان کی پاکستان کی فلائٹ تھی

مجھے اپنے سائیں کے وعدے پر پورا یقین ہے وہ پورے یقین سے بولی حارث اس کی بات پر مسکرا دیا

پانچ سال بعد:

یہ ہر وقت تمہارے ساتھ کیوں چپکتا ہے ؟؟ زیان نے مصنوعی غصے میں پوچھا

میرا بیٹا ہے اور میں اس کی ماں ہوں تو یہ میرے پاس ہی آئے گا سارہ تین سالہ زین کو کھلاتے ہوئے بولی

اللہ نے سارہ اور زیان کو بیٹے سے نوازہ تھا وہ دونوں بے حد خوش تھے اپنی زندگی میں اور ان کی زندگی جو مزید ان کے بیٹے نے نکھار دیا تھا

ادھر آئے صاحب زادے صاحب کبھی میرے پاس بھی آجایا کرے زیان نے جیسے ہی زین کو سارہ کی گود سے پکڑا تو اس کا سپیکر شروع ہو گیا

یار میں تیرا باپ ہوں دشمن تھوڑی زیان زین کو واپس سارہ کو دیتے ہوئے بولا

سارہ جو ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی اپنے بیٹے کو چپ کروانے لگی یہی تو ان دونوں کی زندگی کی رونق تھی

وہ دونوں مکمل تھے اپنی فیملی کے ساتھ

وہ روز عشا کی نماز کے بعد صورت رحمان کی تلاوت کرتا تھا اور آج بھی معمول کے مطابق وہ صورت رحمان ہی پڑھ رہا تھا

"اور تم اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے"

آیت کا ترجمہ پڑھتے ہی بے اختیار اسے نظریں سامنے بیٹھی ایمن اور اپنی دو شہزادیوں پر پڑی

وہ واقعی میں بہت شکر گزار تھا اپنے رب کا جس نے اسے اس کی محبت عطا کی اور بیٹیوں جیسی نعمت سے نوازا

حارث سائیں آپ اپنی ان شہزادیوں کو پکڑلے اس پہلے میں ان دونوں کو اندھیرے والے کمرے میں بند کر دو ایمن انتہائی اکتائے ہوئے انداز میں بولی

وہ دونوں اندھیرے سے بہت ڈرتی تھی

چار سال کی تھی مگر ایمن کے نام میں دم کرکے رکھتی تھی اور اپنے باپ کی تو وہ دونوں ہی شہزادیاں تھی

حارث بھاگتا ہوا ایمن کے پاس آیا جو کہ انایا اور انابیہ کو سنبھال سنبھال کر ہلکان ہو رہی تھی

ارے نہیں نہیں میری شہزادیوں کی شہزادی ماں ایسے نہیں کرتے میری معصوم سی بچیاں ہے حارث کو شک تھا کہ کہی ایمن واقعی ہی میں ان کو کمرے میں بند نا کر دے ان دونوں کو اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا وہ دونوں ٹونز تھی

دو سال پہلے اللہ نے حارث کو بیٹی جیسی رحمت سے نوازا وہ بھی جڑوا کی صورت میں ان دونوں کے نین نقش ایک جیسے تھے اس لیے باز دفع ایمن بھی کنفیوز ہو جاتی کہ انایا کون ہے اور انابیہ کون ہے

پہلے تم ادھر آؤ یہ پکڑو حارث نے ایمن کو بیڈ پر بٹھایا اور اس کے ہاتھ ایک فائنل دی

یہ کیا ہے حارث سائیں ؟؟ ایمن نے فائنل کھولتے ہوئے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

تمہاری سالگرہ کا تحفہ وہ مسکرا رہا تھا

مگر یہ آپ نے کیا کیا؟؟ آپ نے اپنی جائیداد میرے نام کیوں کی ؟؟ وہ حیرانی اور خوشی کی ملی جھلی کیفیت میں بولی

ایسے ہی میرے پاس سب کچھ تھا تمہیں دینے کے لیے مگر یہ جائیداد کا خیال اس لیے آیا کیونکہ میں زندگی بھر تمہارا قرض دار رہنا چاہتا ہوں وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

ایمن کی آنکھوں میں آنسوں جمع ہونے لگے تھے

مگر حارث سائیں اس کی کیا ضرورت تھی؟؟ وہ رونے لگی تھی

ارے پگلی تم پر تو سلطنت بھی وار سکتا ہے حارث جمال یہ تو پھر چھوٹی سی جائداد ہے

حارث کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی

وہ اس کے سینے سے لگ گئی

ان کی فیملی مکمل تھی

دو شہزادی جیسے بیٹیاں اور ان شہزادیوں کی ماں ملکہ اپنے شہزادے کے ساتھ خوش تھی

ان دونوں نے زندگی میں آنے والی ہر مشکل کو مل کر ڈھا تھا

ان کی عشق کی انتہا لر ہو گئی تھی

وقت نے ان کو ایک دوسرے کے لیے چنا تھا

نصیب جیت چکا تھا۔

|ختم شدہ|

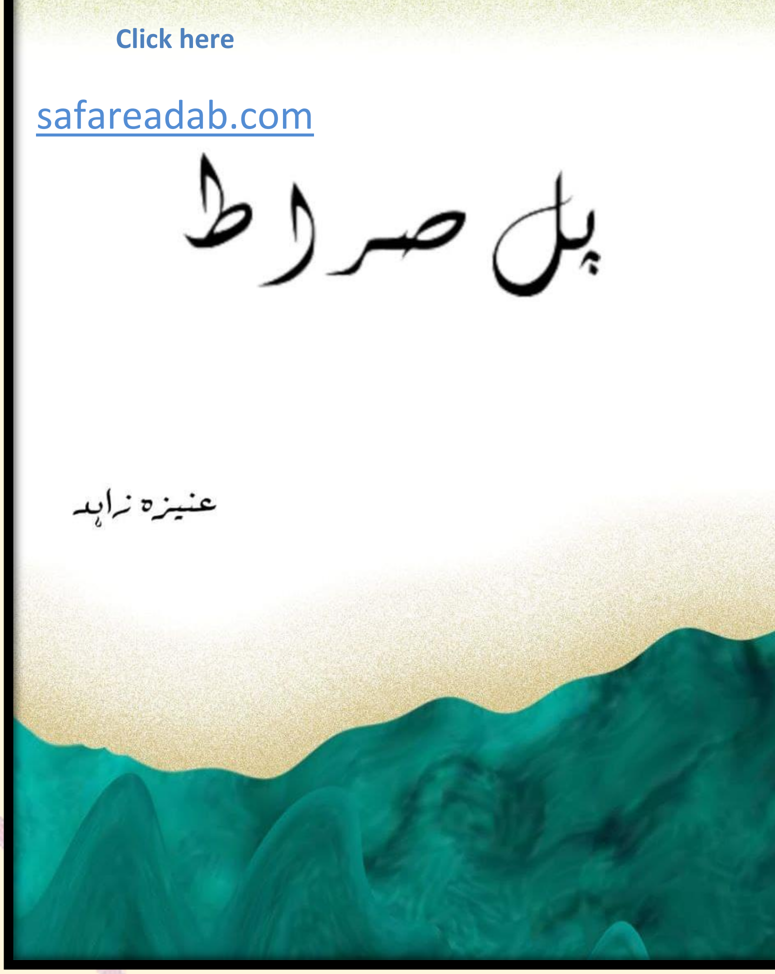


"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہونا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔ پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔'

اسکے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

"یہاں دستخط کرو غازہ ! "کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بُری طرح کانپے تھے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنالیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی جست میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! "سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔

"سچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا ادھورا رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آگئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلیج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمیٹڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلیج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو لپیٹے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلیج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔"وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔"م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ح جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔ بس اللہ۔۔۔!" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھابھی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگِ حبِّ الٰہی تو اترتا نہیں۔۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھٹکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے تو بچ جائے گی نا۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پُر یقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ٹائپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آئمہ۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ ور اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا لیتی؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنو گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا!!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زوردار تھپڑ مار دیا۔۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آ چکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے پلٹی اور حسن خان وہیں دل تھام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج حسن مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے ہسبنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

## ناول قید کی ایک جھلک

میر ادم گھٹتا ہے ایسی قربت سے۔"زرمین کے کہنے پر ناہید بیگم نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ اتنی زیادہ سادہ ہیں کہ تمہارا رویہ بھی محسوس نہیں کرتیں لیکن مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔اتنی گرم جوشی کا جواب ایسے دیا جاتا ہے اور سلمان کو بھی تم اتنا نظر انداز کرتی ہو۔کزن ہے وہ تمہارا۔ڈھنگ سے سلام بھی نہیں کرتی تم۔"

ناہید بیگم کی بات پر زرمین نے لب بھینچ لیے۔

"وہ کزن کے علاوہ ایک اور رشتہ بنانے کا خواہشمند ہے جو ممکن نہیں ہے۔"

"کزن سے ہٹ کر تم سے ایک رشتہ بندھا ہوا ہے اس کا زرمین!تم اس کی بچپن کی منگ ہو۔"

ناہید بیگم نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔

"میں نہیں مانتی بچپن کے طے شدہ رشتوں کو۔"زمین بپھر اٹھی۔

"کیا کمی ہے سلمان میں؟؟تعلیم یافتہ نہیں،خوبصورت نہیں،پیسے والا نہیں،ناہید بیگم بھی غصہ ہوئی۔

"وہ میرا آئیڈیل نہیں۔" وہ اطمنان سے بولی تھی۔ ناہید بیگم نے اچنبھے اسے دیکھا۔

"اور تمہارا آئیڈیل کیا ہے؟؟" ناہید بیگم نے زرمین کو گھورتے ہوئے دانت بھیج کر پوچھا۔

"میرا آئیڈیل زمین داری اور روایتوں میں الجھا ہوا، گاؤں میں رہائش پذیر، شلوار قمیض میں ملبوس ایک ایسا شخص نہیں جو کسی لڑکی سے اظہار کی ہمت بھی نہ رکھتا ہو۔" زرمین نے تمسخرانہ انداز میں کہا تو ناہید بیگم حیرت میں پڑ گئی۔

"یعنی تمہیں بے باک اور منہ پھٹ لڑکے پسند ہیں جو نہ بڑوں کا لحاظ کرتے ہوں، نہ معاشرے کی حدود کا خیال؟"

ناہید بیگم کے سوال پر زمین خاموش رہی۔

آج سے پہلے تمہارے رویے اور بے زاری کو میں صرف تمہارا بچپنا سمجھ رہی تھی۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ تم اس حد تک متنفر ہو سلمان سے۔ اس کے لائف اسٹائل اور اس منگنی سے۔ مجھے افسوس ہے ہو رہا ہے تمہاری سوچ پر وہ ایک پڑھا لکھا بندہ ہے۔ اپنی زمینداری سے اتنا اسٹیبلش ہے کہ اس کے کو ہزاروں روپے کی نوکری کرنے کی ضرورت نہیں۔ رہی بات لباس کی تو یہ ہمارا کلچر کا حصہ ہے۔

ناہید بیگم نے تفصیل سے بات کی لیکن زرمین کے چہرے کے پتھریلے تاثرات جیسے تھے ویسے ہی رہے۔

"میں ایک قید خانے سے نکل کر دوسرے قید خانے میں نہیں جانا چاہتی۔" زرمین کے لبوں سے نکلا یہ جملہ ایک فلسفیانہ سوال کی مانند تھا، جس نے ناہید بیگم کے وجودی تشویشوں کو بیدار کر دیا۔ زرمین کی آواز میں ایک ایسی مایوسی تھی، جیسے کوئی قفس میں بند قناری اپنے سنہرے پنجرے سے آزادی کی خاطر فغان کر رہی تھی۔

اس کی نگاہوں میں ایک ایسی بغاوت بھری تھی، جو کسی اُفانی طوفان کی مانند تباہی کا پیش خیمہ تھی۔

ناہید بیگم حیران تھی، جیسے کوئی پکڑا ہوا پرندہ اپنے پنکھ پھڑ پھڑا کر اپنی آزادی کا اعلان کر رہا

ہو۔ کیا آزادی صرف ذہنی اور روحانی قید سے
آزاد ہونا ہے، یا پھر یہ ایک وسیع تر جستجو ہے؟
زرمین کا یہ سوال ناہید بیگم کو اپنی ذات کے
اندرونی سفر پر آمادہ کر رہا تھا۔

**مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں کلک کریں۔**

safareadab.com

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کاروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب